Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 04, **Issue** 04, October - December 2025, **PP**: 218-229
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

مختلف سلاسل طریقت کی روشنی میں روحانی اور آن لائن بیعت کے تصور کا صوفیانہ تجزیہ

The Concept of Spiritual and Online Bai'at in Sufism: An Analysis of Major Sufi Orders

1. **Eman Fatima**	*BS Scholar,* *Department of Islamic Studies,* *The Government College Women University, Bahawalpur.*
2. **Dr. Shazia Ashiq** *shazia.ashiq@gscwu.edu.pk*	*Assistant Professor,* *Department of Islamic Studies,* *The Government College Women University, Bahawalpur.*

How to Cite:	Eman Fatima and Dr. Shazia Ashiq. 2025. "The Concept of Spiritual and Online Bai'at in Sufism: An Analysis of Major Sufi Orders". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 4 (04): 218-229.		
Article History:	**Received**: 21-11-2025	**Accepted**: 25-12-2025	**Published**: 31-12-2025
---	---
Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.
---	---
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest.

Abstract & Indexing

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

مختلف سلاسل طریقت کی روشنی میں روحانی اور آن لائن بیعت کے تصور کا صوفیانہ تجزیہ

The Concept of Spiritual and Online Bai'at in Sufism: An Analysis of Major Sufi Orders

1. **Eman Fatima**
BS Scholar,
Department of Islamic Studies, The Government College Women University, Bahawalpur.

2. **Dr. Shazia Ashiq**
Assistant Professor,
Department of Islamic Studies, The Government College Women University, Bahawalpur.
shazia.ashiq@gscwu.edu.pk

Abstract

In the contemporary digital age, the traditional Ṣūfī concept of bayʿah (spiritual allegiance) faces new expressions and challenges through online platforms, virtual mentorship, and cyber communities. This study explores the interplay between Spiritual Allegiance rooted in the classical Ṣūfī understanding of direct master-disciple relationship, heart-to-heart transmission (transference of barakah), and disciplined spiritual training and Online Allegiance, which emerges in the form of virtual initiations, social media-based followings, and digital Ṣūfī networks. Drawing upon the teachings and practices of major Ṣūfī orders, Chishtī, Qādirī, Naqshbandī, Suhrawardī.The research examines how each *ṭariqah* historically conceptualized allegiance, authority, and spiritual lineage (*silsila*). The Chishti emphasis on love (ishq) and service, the Naqshbandī focus on silent remembrance (*dhikr khafī*) and inner discipline, the Qādirī stress on outward prophetic adherence. The paper argues that while digital tools have democratized access to Ṣūfī knowledge, shortened distances, and enabled global connectivity, they simultaneously risk diluting the transformative power of face-to-face companionship (*ṣuḥba*), accountability, and personalized guidance that constitute the core of authentic bayʿah. Issues such as superficial affiliation, absence of rigorous vetting of spiritual guides, commodification of sacred knowledge, and the illusion of progress without inner struggle are critically analyzed. It concludes that authentic spiritual allegiance remains deeply personal, hierarchical, and covenantal in nature, yet judicious and ethically grounded use of online mediums can serve as a supplementary bridge rather than a replacement for traditional Ṣūfī pedagogy. The research ultimately calls for a renewed *fiqh al-zaman* (jurisprudence of the age) within Ṣūfī orders to preserve the sanctity of the spiritual pact while embracing the realities of the digital era.

Keywords: *Bayʿah, Ṣūfī Orders, Spiritual Allegiance, Digital Sufism, Online Spirituality.*

تمہید

تصوف اسلام کی روحانی روایت ہے جس کا مقصد انسان کے نفس کو دنیاوی فتنوں اور شیطان کے شر سے محفوظ کر کے معرفت الٰہی تک پہنچانا ہے۔ "تصوف" کا لفظ "صوف" سے ماخوذ ہے، جس کے کئی لغوی مفاہیم بیان کیے گئے ہیں۔ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قشیریہ میں لکھتے ہیں کہ پہلے زمانے میں صوفیہ کرام دنیاوی لباس کے بجائے صوف کا کھردرا لباس پہنتے تھے اس لیے ان کا نام اہل تصوف بن گیا۔ بعض حضرات کے نزدیک تصوف صفا سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے دل کی صفائی۔ بعض حضرات کے نزدیک

یہ صف اول سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے کہ اولیاء اللہ ہمیشہ صف اول میں ہی رہتے ہیں۔ اسی لیے تو کہا گیا ہے تصوف راہ ہے نفس کو مار کر معرفت الٰہی حاصل کرنے جیسے قرآن مجید میں ارشاد مبارک ہے:

"مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّه وَنَہی ٱلنَّفْسَ عَنِ ٱلْھوَىٰ فَإِنَّ ٱلْجَنَّة ہِیَ ٱلْمَأْوَىٰ"[1]

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر، قالوا: وما الجهاد الأكبر؟ قال: جهادالنفس"[2]

ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹے۔ صحابہؓ نے پوچھا: بڑا جہاد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نفس کے ساتھ جہاد کر۔

امام قشیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

التصوف ہو التخلق بکل خلق سني وترك كل خلق دني۔[3]

تصوف اعلیٰ اخلاق کو آپنانے اور رذیل اخلاق کو چھوڑنے کا نام ہے۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

التصوف هو تطهير القلب عن غير الله۔[4]

تصوف دل کو غیر اللہ سے پاک کرنے کا نام ہے۔

بیعت کا معنی اور اولیاء اللہ کے نزدیک بیعت کی اہمیت

لفظ "بیعت" عربی زبان کا لفظ ہے، جو "بَیع" سے مشتق اور اس کے معنی ہیں خرید و فروخت کرنا۔ لیکن جب یہ لفظ بیعت کی صورت میں استعمال ہوتا ہے، تو اس کا مفہوم ہوتا ہے "کسی کی اطاعت و وفاداری کا عہد کرنا"۔ اصطلاحی معنوں میں بیعت ایک روحانی معاہدہ ہے جو ایک سالک یعنی روحانی معرفت کے طالب اور ایک مرشد کے درمیان ہوتا ہے اس میں سالک اپنے گناہوں سے توبہ کر کے راہ سلوک میں قدم رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اور مرشد کی رہنمائی میں اپنی زندگی معرفت الٰہی کے مطابق ڈھالنے کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قران پاک میں سورۃ الفتح میں فرماتا ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ"[5]

بے شک یہ جو لوگ آپ سے بات کر رہے ہیں درحقیقت یہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔

حدیث مبارک میں ارشاد ہے:

"من بايع إمامًا فأعطاه صفقة يده وثمرة قلبه، فليطعه إن استطاع"[6]

اور جس نے کسی امام سے بیعت لی اور دل سے اس کی وفاداری کا عہد کیا تو بس اس پر اس کی اطاعت لازم ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے شیخ کامل کے ہاتھ پر بیعت کی گویا اس نے خود کو اللہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت سخی سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق "بیعت مرشد کا مطلب ہے بندہ خود کو مرشد میں فنا کر لے اور مرشد کے مطلب کو حاصل کر لے۔

بیعت کے مقاصد

اوّل: تزکیہ نفس: نفس انسان کے اندر کی اس خواہش کو کہتے ہیں جو اسے حسد تکبر اور دنیاوی لالچ کی طرف راغب کرتی ہے۔ تو تزکیہ

نفس سے مراد یہ ہے کہ اپنے اندر موجود تمام خواہشات کو ختم کرنا۔ بیعت کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ انسان کسی مرشد کامل کے زیر نگرانی رہ کر اپنے نفس پر قابو پاسکے اور اپنے نفس کو نفس امارہ سے نفس مطمئنہ تک لے کر جاسکے۔ کیونکہ جب تک اس کا نفس مرے گا نہیں اور وہ ایسا آئینہ نہیں بن جائے گا جس سے وہ اپنے اندر کے وجود کو دیکھ سکے بیعت کا اصل مقصد پورا نہیں ہو گا۔

دوم: قلب کی صفائی: دل صرف خون پمپ کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ روحانیت میں اس کا درجہ بہت ہے۔ روحانیت میں یہ ایمان محبت اور مرکز الٰہی کا گھر ہے۔ قلب کی صفائی سے مراد دل سے کینہ نفرت بغض حسد جیسی بیماریوں کو اکھاڑ کر باہر پھینکنا اور خالص اللہ کی یاد کے لیے تیار کرنا ہے۔ بیعت کا ایک بڑا مقصد دل کی صفائی بھی ہے کیونکہ جب دل صاف ہوتا ہے تو اس میں عشق الٰہی کی روشنی داخل ہوتی ہے۔ اسی طرح بیعت کے ذریعے مرشد کی بتائی ہوئی تسبیحات دل کی اس طرح صفائی کرتی ہیں کہ وہ اللہ کا گھر بن جاتا ہے۔

سوم: روحانی تربیت: جس طرح جسمانی صحت کے لیے ڈاکٹر دنیاوی علم کے لیے استاد کی ضرورت ہوتی ہے بالکل اسی طرح روحانی تربیت کے لیے ایک مرشد کامل کی ضرورت ہوتی ہے جو روحانی تربیت میں انسان کو صبر توکل اور شکر جیسی اعلیٰ صفات سکھائے۔ مرشد کمزوریوں کو دیکھ کر اس کی تربیت کرتا ہے تاکہ وہ دنیاوی مسائل کے لیے تیار ہو۔

چہارم: اللہ کی قربت کا حصول: تخلیق بنی نوانسانیت کا سب سے بڑا مقصد اللہ کو پہچاننا اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے، بیعت کا بھی سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ ہم اللہ تعالی کا قرب حاصل کریں۔ سچا مرشد خود اس راستے کا مسافر ہوتا ہے، اس لیے وہ مرید کا ہاتھ پکڑ کر اسے غفلت کے اندھیروں سے نکالتا اور ایسے اعمال کی طرف لاتا ہے جن سے بندہ اپنے اللہ کے قریب ہو جائے۔

پنجم: طریقت اور شریعت کے راستے پر چلنا: اکثر لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ تصوف یا طریقت، شریعت سے کوئی الگ چیز ہے۔ در حقیقت قران نے جس کو تقویٰ اور حدیث نے جس کو احسان کہا اس کی عملی تدبیر ہی تصوف ہے۔ طریقت اصل میں خلوص نیت کے ساتھ شریعت پر عمل کرنے کا نام ہے۔ مرشد مرید کو شریعت کے ظاہری احکام پر چلنے کے ساتھ ساتھ اس کی روح کو سمجھنے اور اس پر مضبوطی سے کاربند رہنے میں مدد دیتا ہے۔ بیعت صرف ایک رسم نہیں بلکہ خود کو سمجھنے کا ایک عہد ہے جس کا مقصد اپنے آپ کو بدلنا دل کو صاف کرنا اور ایک کامل رہنما کی زیر نگرانی عشق الٰہی کی منازل طے کرنا ہے۔

روحانی بیعت کا طریقہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ"[7]

بے شک جو لوگ آپ (ﷺ) سے بیعت کرتے ہیں، وہ در حقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔

اوپر دی گئی آیات مبارکہ کے مطابق جب بیعت رضوان کے موقع پر آپ ﷺ نے تمام مرد حضرات سے ہاتھ کے ذریعے بیعت لی یہی موقع تھا جب اللہ تعالی نے بیعت کے دوران کہا کہ یا رسول اللہ نیچے والا ہاتھ آپ کا درمیان والا ہاتھ عثمان کا جب کے اوپر والا ہاتھ میرا ہے۔ لہذا ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قران مجید کے مطابق مردوں سے بیعت لینے کا صحیح اور درست طریقہ ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر بیعت لینا ہے۔ بعض لوگوں کے مطابق عورت کی بیعت نہیں ہو سکتی لیکن ہم اس کی وضاحت قران پاک کی مختلف آیات کی روشنی میں کریں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا۔"[8]

اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ عورتوں کی بیعت لینا بھی جائز ہے لیکن عورتوں کی میں بیعت کا طریقہ حدیث کی روشنی میں وہ ہے جسے امام بخاری بیان فرماتے ہیں۔ امام بخاری صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں سے ہاتھوں کے ذریعے بیعت نہیں لیتے تھے بلکہ آپ ﷺ ان سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔[9] حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق بیعت مرد و عورت دونوں کے لیے ہے، لیکن عورتوں کی بیعت بغیر ہاتھ کے ہوتی ہے کیونکہ شریعت میں اجنبی مرد سے لمس ناجائز ہے۔[10]

مختلف سلاسل طریقت کی روشنی میں روحانی اور آئن لائن بیعت کا تصور اور طریقہ کار

بیعت (Bay`ah) تصوف میں شیخِ کامل اور مرید کے درمیان ایک روحانی عہد و پیمان ہے۔ یہ توبہ، اطاعت، تزکیۂ نفس اور اللہ کی طرف سفر کا آغاز ہے۔ روایتی طور پر یہ ہاتھ در ہاتھ (مصافحہ) کر کے ہوتی ہے، مگر عصرِ حاضر میں فاصلے، سفر کی مشکلات اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے آن لائن بیعت (Virtual/Online Bay`ah) بھی رائج ہو چکی ہے۔ علما اور مشائخِ طریقت کا عام اتفاق ہے کہ اصلی بیعت کا اصل عنصر دل کا ارادہ، اخلاص اور شیخ کے ساتھ تعلق ہے، نہ کہ صرف جسمانی ہاتھ۔ تاہم، بہت سے مشائخ اسے موقت اور عارضی سمجھتے ہیں اور بعد میں جسمانی ملاقات (صحبت) کی تلقین کرتے ہیں۔

سلسلہ چشتیہ میں روحانی بیعت کا طریقہ کار

سلسلہ چشتیہ تصوف کے مشہور سلاسل میں سے ایک ہے جو کہ عشق کی ایک انوکھی داستان ہندوستان کے خطے میں رقم کرتا ہے۔ یہ سلسلہ عشق الٰہی، ذکر الٰہی، خدمت خلق اور محبت کی بنیاد ڈالتا ہے۔ ویسے تو ہندوستان میں بہت سے سلاسل موجود ہیں لیکن سلسلہ چشتیہ اپنی مثال آپ ہے۔ سلسلہ چشتیہ روحانیت کا مقدس دریا ہے جس کے میٹھے پانی نے ہندوستان کی بنجر زمین میں عشق کے موتی اگائے۔ مولانا اشرف علی تھانوی اس سلسلے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ تصوف انسان کے اندر وہ تبدیلی پیدا کرتا ہے جو عبادتوں سے روح پیدا کرتی ہے چشتیہ سلسلہ اسی تبدیلی کا خوشبودار نمونہ ہے۔[11]

اس سلسلے کی بنیاد حضرت ابو اسحاق شامی نے رکھی۔ آپ نے شام کے علاقے موجودہ افغانستان میں چشت کے مقام پر اسے منظم کیا اسی وجہ سے اس سلسلے کا نام چشتیہ سلسلہ مشہور ہو گیا۔ لیکن اس سلسلے کو ہندوستان کی سرزمین میں لانے والے اور ہندوستان کی بنجر زمین کو عشق کی چاشنی سے سیراب کرنے والے خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی علی اجمیری تھے۔ آپ ہی نے سلسلہ چشتیہ کو برصغیر کی جڑوں تک پہنچایا۔ لیکن اگر اس کی زمین میں تصوف کی بات کی جائے تو اس زمین میں لاہور کے مقام پر سید علی ہجویری بھی آچکے تھے۔ خواجہ معین الدین چشتی آج میری رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں اپنے عشق اور خدمت خلق کے جذبے سے ہندوستان کے لاکھوں ہندوؤں کو مسلمان کیا۔ آپ کے ہاتھ پر لاکھوں ہندوؤں نے کلمہ پڑھا اور آپ کی بیعت کی۔ شیخ فرید الدین عطار اپنی کتاب سیر اولیاء میں لکھتے ہیں آپؒ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان روحانی ہم آہنگی پیدا کی، اور اسلام کو محبت کے آفاقی پیغام کے ذریعے متعارف کروایا۔[12]

سلسلہ چشتیہ کی نمایاں خصوصیات

چشتی سلسلہ ذکرِ خفی کو ترجیح دیتا ہے تاکہ دل اللہ تعالی سے جڑا رہے اور ریا سے دور رہے۔ یہ سلسلہ اپنے ماننے والوں کو اللہ کے بندوں کا خادم بناتا ہے۔ غریبوں کو کھانا کھلانا پریشانوں کی دل جوئی کرنا اور مشکل وقت میں دوسروں کا ساتھ دینا یہ سلسلہ چشتیہ کا

وصف ہے۔ چشتی اولیاء نے قوالی کو روحانی وجد کا ذریعہ قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہو۔ سلسلہ چشتیہ وہ واحد روحانی نظام ہے جس نے فنِ سماع کو اپنے روحانی عمل کا باقاعدہ حصہ بنایا۔ مقالات خواجہ میں خواجہ حسن نظامی کے مطابق چشتی مشائخ نے سماع کو قلب کی صفائی اور روح کی بیداری کا ذریعہ قرار دیا، بشرطیکہ نیت پاک ہو، الفاظ جائز ہوں اور مجلس میں ادب ہو۔ خواجہ فرید الدین عطار کے مطابق حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود سماع کی مجالس منعقد کرتے اور عشقِ الٰہی میں کیف و حال میں آجاتے۔ آپؒ سماع میں شرکت کرتے تو اکثر وجد میں آجاتے اور آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے مگر کبھی حدودِ شریعت سے باہر نہ جاتے۔[13]

روحانی بیعت کا طریقہ کار

مرشد کامل کی تلاش سب سے پہلے ایک ایسا شیخ (مرشد) تلاش کیا جاتا ہے جو شریعت و طریقت میں کامل ہو، صاحبِ مجاز ہو اور سلسلہ چشتیہ کی روحانی اجازت (اجازت و خلافت) رکھتا ہو۔ سب سے پہلے مرشد اور مرید وضو کرتے ہیں۔ اس کے بعد مرشد مرید کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دے کر یہ کلمات ادا کرواتا ہے جن کا ذکر تحفۃ الاصفایہ میں ہے کہ "میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ، تمام انبیاء کرام، اولیاء کاملین، اور اپنے مرشدِ کامل کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں کہ میں جھوٹ، غیبت، حرام سے بچوں گا، نماز کی پابندی کروں گا، اور اپنے مرشد کی ہدایت پر چلوں گا۔"[14] سلسلہ چشتیہ میں عشق، خدمت خلق، عاجزی اور اللہ کی یاد کو بنیادی عناصر مانا جاتا ہے۔ اسی لیے بیعت کو محض رسمی یا لفظی عہد نہیں بلکہ سلوکِ طریقت کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔ بیعت مکمل ہونے کے بعد مرشد اپنے مرید کے قلب کی صفائی کرتا ہے اس کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور مرید کو خاص اذکار اور چلاکشی کی طرف مرغوب کرتا ہے۔

سلسلہ چشتیہ میں آن لائن بیعت کا تصور اور طریقہ کار

سلاسل طریقت میں صرف چشتی سلسلہ ہی ہے جو آن لائن بیعت کے حق میں نہیں یعنی اس سلسلے کے زیادہ تر بزرگ اور اولیاء کرام آن لائن بیعت کے حق میں نہیں۔ یہ سلسلہ زیادہ روحانی اور جسمانی بیعت کو ترجیح دیتا ہے کیونکہ ان کے نزدیک بیعت کا وہی طریقہ رائج ہے جو ہمارے آباءواجداد اور بزرگوں میں رائج تھا۔ اس سلسلے کے بزرگوں کے مطابق لوگ اس دور میں بھی جسمانی بیعت ہی کرتے تھے جب سفر کرنا ایک نہایت ہی دشوار گزار کام تھا۔ آج کے دور میں اتنی سہولیات کے ہوتے ہوئے آن لائن بیعت کا تو کوئی تصور ہی نہیں بنتا۔[15] پیر سید قاسم علی شاہ چشتی لکھتے ہیں کہ آن لائن بیعت اُس وقت فائدہ مند ہے جب مرید کی طلب سچی ہو، اور مرشد کی توجہ ساتھ ہو۔[16]

سلسلہ چشتیہ کے زیادہ تر بزرگ تو آن لائن بیعت کے حق میں نہیں لیکن کچھ خانقاہوں اور کچھ بزرگوں نے آن لائن بیعت کو وقت کا تقاضا اور ضرورت مانا ہے۔ وہ اس بات کی بنیاد سورۃ الفتح کی آیت نمبر 18 کو بناتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کے ذریعے بیعت کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا چشتی سلسلہ کے مطابق ہم کسی بھی ایسے طریقے سے بیعت نہیں لے سکتے جو قران و سنت کے مطابق نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ چشتی سلسلے میں آن لائن بیعت کے حوالے سے ملا جلا رجحان پایا جاتا ہے۔

سلسلہ قادریہ میں روحانی بیعت کا طریقہ کار

بغداد کی گلیوں میں صدیوں پہلے ایک ایسی روشنی اتری جو آج بھی دلوں کو منور کر رہی ہے۔ یہ روشنی حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے قلبِ مبارک سے پھوٹی اور اس نے محبت، تقویٰ، عاجزی اور خدمتِ خلق کی ایسی خوشبو پھیلائی جو زمان و مکان کی قید سے

آزاد ہو گئی۔ یہی روشنی آج سلسلۂ قادریہ کی صورت میں دنیا کے ہر کونے میں موجود ہے۔ سلسلہ قادریہ تصوف کے عظیم سلاسل میں سے ایک ہے جس کی بنیاد حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ قادری سلسلہ دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے جبکہ اس کے ماننے والوں کی تعداد آج بھی لاکھوں میں ہے۔470 ہجری میں ایران کے علاقے گلیان میں ایک بچہ پیدا ہوا جو اپنی تقدیر میں غوث الاعظم کا لقب لکھوا کر لایا تھا۔ اس بچے کا نام شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ تھا۔ آپ کا تعلق سید گھرانے سے تھا۔ آپ حسنی حسینی سید تھے۔ آپ ہی اس سلسلہ قادریہ کی بنیاد رکھی ا آپ کو سلطان الاولیاء بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا پیغام سادہ مگر انقلابی تھا کہ "شریعت تمہاری بنیاد ہے، طریقت تمہارا سفر، معرفت تمہاری منزل، اور حقیقت تمہارا انعام۔"[17]

سلسلہ قادریہ کے بنیادی ستون

اوّل: اتباعِ شریعت: سلسلہ قادریہ کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ اس سلسلے نے تصوف کو شریعت کا پابند کیا۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ ہر وہ حقیقت جس کو شریعت تسلیم نہ کرے وہ گمراہی ہے۔ اس کا کوئی بھی مقام یا درجہ شریعت محمدی کی پیروئی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

دوم: تزکیہ نفس: سلسلہ قادریہ میں ہمیں تزکیہ نفس کی تاکید بار بار ملتی ہے۔ سلسلہ قادریہ میں مجاہدات اور اسم ذات کی وجہ سے نفس امارہ کو ختم کر کے اس کو نفس مطمئنہ میں تبدیل کیا جاتا ہے تاکہ انسان دنیاوی آلائشوں سے پاک ہو کر صرف اور صرف اس کے عشق میں مگن ہو جائے۔

سوم: خدمت خلق: مخلوق خدا کے کام انا اور ان کی خدمت کرنا سلسلہ قادریہ کا ایک جزء ہے شیخ عبد القادر جیلانی کا لنگر خانہ اور مدرسہ ہر وقت غریبوں، مسافروں اور محتاجوں کے لیے کھلا رہتا تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ مجھے راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے سے زیادہ سکون کسی بھوکے کو کھانا کھلانے اور کسی دکھی کا دکھ بانٹنے میں ملتا ہے۔

چہارم: ذکر و فکر: قادری خانقاہوں سے "لا الہ الا اللہ" اور اسمِ ذات "اللہ" کا ذکر بلند آواز (ذکرِ جہر) اور خاموشی (ذکرِ خفی) سے سنائی دیتا ہے۔ ذکر سے دل کا زنگ دور ہوتا ہے اور "فکر" (یعنی اللہ کی معرفت اور کائنات کی تخلیق پر غور کرنا) انسان کے ایمان کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی مثال ہمیں تعلیمات حضرت سلطان باہو سے ملتی ہے۔

پنجم: محبت رسول: تصوف کا اصول ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا واحد راستہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ جب تک دل عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار نہ ہو، ولایت کا کوئی درجہ نہیں مل سکتا۔ سلسلہ قادریہ میں درود شریف کی کثرت اور نعت و مدحت کو اسی لیے خاص اہمیت حاصل ہے تاکہ سالک کے دل میں نبی پاک ﷺ کی سچی محبت راسخ ہو سکے۔ سلسلہ قادریہ کی روح عشق محمد پر قائم ہے۔ ان کے نزدیک عشق کے تین درجات ہیں: فنافی مرشد، فنافی رسول اللہ اور فنافی اللہ۔[18] عبد القادر حسینی تاریخ تصوف اسلام میں لکھتے ہیں کہ قادری درگاہوں سے جو سب سے میٹھا نغمہ سنائی دیتا ہے وہ "لا الٰہ الا اللہ" کا ذکر ہے، جو کبھی بلند آواز میں قلوب کو جھنجھوڑتا ہے اور کبھی خاموشی میں دل کے اندر چراغ جلا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ درود شریف اور اسمِ ذات "اللہ" کا مراقبہ سالک کو اندر سے بدل دیتا ہے۔[19]

سلسلہ قادریہ کی وسعت

پروفیسر عبد الحلیم شرف قادری، تاریخ اولیاء پاک و ہند، میں لکھتے ہیں کے اس سلسلہ قادریہ صرف بغداد تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے برصغیر پاک و ہند کی سرزمین پر بھی اپنے قدم جمائے۔ حضرت مخدوم علی ہجویریؒ، حضرت شاہ جلالؒ، حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ، اور حضرت میاں میرؒ جیسے بزرگوں نے اس فیض کو پھیلایا۔ آج افریقہ کے صحرا سے لے کر انڈونیشیا کے جزیروں تک لاکھوں

دل قادری نسبت سے منور ہیں۔[20]

سلسلہ قادریہ میں روحانی بیعت اور آن لائن بیعت کا تصور اور طریقہ کار

سب سے پہلے سالک ایک کامل مرشد کی تلاش کرتا ہے قادری سلسلہ میں بیعت عام طور پر اس طرح ہوتی ہے کہ مرید پہلے توبہ کرتا ہے، کلمۂ طیبہ پڑھتا ہے، پھر مرشدِ کامل اس کے ہاتھ پر (یا دور سے توجہ کے ذریعے) بیعت کے کلمات پڑھواتے ہیں، اور آخر میں دعا و فاتحہ ہوتی ہے۔ اس میں نبی ﷺ، اولیاء کرام خصوصاً حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی روحانی نسبت کا واسطہ دیا جاتا ہے۔

کلمات بیعت

الفتح الباری میں یہ کلمات ایسے لکھے گئے ہیں:

اَسْتَغْفِرُ اللہ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰہ إِلَّا اللہ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ ﷺ اَللّٰهمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّم---- ۔[21]

میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر، اور اللہ کے فرشتوں کو گواہ بنا کر یہ عہد کرتا ہوں کہ میں نے تمام گناہوں سے سچی توبہ کی، اور اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور اپنے مرشدِ کامل کی اطاعت کا وعدہ کیا، اور کتاب و سنت کی پیروی اور شریعت کی پابندی کا اقرار کیا، اور سلسلۂ عالیہ قادریہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی روحانی نسبت کے ساتھ داخل ہوا، اللہ تعالیٰ مجھے اس پر قائم رکھے۔

آن لائن بیعت کے حوالے سے موقف

قادری سلسلے میں آن لائن بیعت کا تصور موجود ہے۔ سلسلۂ سروری قادری (جو قادریہ سلسلے کی ایک شاخ ہے) اپنی دفتری ویب سائٹ[22] پر واضح کرتا ہے کہ کہ آن لائن بیعت وقت کا تقاضہ ہے لہذا قادری سلسلہ کے مشہور مشائخ آن لائن بیعت کی اجازت دیتے ہیں۔ جبکہ مختلف قادری سلسلوں نے اپنی آن لائن بیعت کے حوالے سے ویب سائٹس بھی بنائی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر sultan-ul-ashiqeen ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن بیعت لی جاتی ہے۔ سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کے سرپرستی میں چلنے والے تحریک دعوتِ فقر اور ان کے مجلہ ماہنامہ سلطان الفقر لاہور کے مطابق، آن لائن بیعت کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ افراد جو دنیا کے مختلف حصوں میں رہتے ہیں اور مرشد تک پہنچنے کے لیے سفر نہیں کر سکتے، وہ باطنی تعلق قائم کر سکیں۔ اس کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ سلسلہ قادریہ کے مشائخ نے اب وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے آن لائن بیعت کا طریقہ بھی رائج کیا ہے لیکن زیادہ تر جسمانی بیعت ہی اور روحانی بیعت کو ہی ترجیح دی جاتی ہے۔ ہمیں سلسلہ قادریہ کے بڑے اجتماعات میں جہاں ہر بندے سے ہاتھ کے ذریعے بیعت لینا ممکن نہیں ہوتا اس صورت میں ہم اس سلسلے میں دیکھتے ہیں کس سلسلے کے مرشد کپڑے کے ذریعے بڑے سے بھرے اجتماعات میں بھی بیعت لے لیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ہمیں مسلم انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کرائے جانے والے سالانہ محفل میلاد کے اجتماعات ہیں جن کی سربراہی قادری سلسلے کے مشہور صوفی گھرانہ حضرت سخی سلطان العارفین کے ولی عہد کرواتے ہیں۔ ان میں چیئرمین مسلم انسٹیٹیوٹ صاحبزادہ سلطان احمد علی اور بانی مسلم انسٹیٹیوٹ صاحبزادہ سلطان محمد علی شامل ہیں۔ یہ امر اس بات کا ثبوت ہے کہ قادری سلسلے میں آن لائن بیعت کا تصور موجود ہے تاکہ دور دراز اور دوسرے ملک میں رہنے والے مرید حضرات اور سالب جو ہے وہ اپنے مرشد سے ہر وقت رابطہ میں رہ سکیں اور ان سے بیعت کر سکیں۔

سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کا طریقہ کار

شہاب الدین سہروردی، عوارف المعارف میں لکھتے سلسلہ کا نام "سہروردیہ" ایران کے شہر سہرورد سے منسوب ہے، جہاں سے بانیٔ سلسلہ کا تعلق تھا۔ اس سلسلے کی تعلیمات میں شریعت اور طریقت کا حسین امتزاج ملتا ہے۔ یہ سلسلہ تصوف کو محض وجدانی کیفیت یا خانقاہی زندگی تک محدود نہیں کرتا بلکہ سم آج ی اصلاح، علم و حکمت اور عملی دین داری پر بھی زور دیتا ہے۔[23] سلسلہ سہروردیہ برصغیر اور تصوف کی دنیا کے مشہور سلاسل میں سے ایک ہے جو روحانی تربیت اخلاقی اوصاف اور خدمت خلق میں معروف ہے۔ اس سلسلے کی بنیاد شیخ شہاب الدین سہروردی نے رکھی۔ یہ سلسلہ تصوف کو محض ایک الگ دنیا یا دنیاداری سے کٹ جانے کا نام نہیں دیتا، بلکہ شریعتِ اسلامی کی پابندی کے ساتھ ساتھ باطنی سلوک کو طے کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس کو برصغیر میں متعارف کرانے اور برصغیر میں اوج کمال تک پہنچانے کا سہرا شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کے سر ہے۔ آپ شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید اور خلیفہ تھے۔ حضرت جلال الدین تبریزیؒ (بنگال)، حضرت سید جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ (اوچ شریف)، اور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ نے اس سلسلے کو برصغیر کے چپے چپے میں پھیلایا۔ سلسلہ سہروردیہ اپنے ممتاز اصولوں کی وجہ سے دوسرے سلاسل تصوف سے تھوڑا مختلف ہے۔ اس سلسلے میں قرآن و سنت اور فقہ کی ظاہری پابندی پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ بدعات اور غیر شرعی رسومات سے سختی سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ سہروردی خانقاہوں میں مرید کی تربیت کے لیے سخت مراقبے اور چلے کیے جاتے ہیں۔ مرشد مرید کے باطن کی نگرانی کرتا ہے اور جب مرید اخلاقی اور روحانی منازل طے کرلیتا ہے تو اسے خلعت عطا کی جاتی ہے۔

اہم تعلیمات

شیخ عبدالحی لکھنوی نزہۃ الخوطر میں لکھتے ہیں کہ سہروردیہ سلسلہ میں ذکر جہر (اونچی آواز سے ذکر) کے بجائے ذکرِ خفی (دل میں ذکر) کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس سلسلہ نے خاص طور پر سیاسی اعتدال اور حکمرانوں سے تعلقات میں حکمت کو اپنایا۔ بغداد، ایران، ہند، سندھ اور پنجاب میں اس سلسلے کے خانقاہی مراکز قائم ہوئے۔[24]

سلسلہ سہروردیہ کا بیعت کے روحانی اور آن لائن طریقہ کار پر موقف

امام قشیری رسالہ قشیریہ میں لکھتے ہیں کہ سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کا مقصد صرف ایک رسمی عہد نہیں بلکہ یہ ایک روحانی معاہدہ ہوتا ہے، جس میں مرید اپنے شیخ کے ہاتھ پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور شریعت و طریقت پر چلنے کا عہد کرتا ہے۔ بیعت کا مطلب ہے کہ مرید اپنے شیخ کو اپنی روحانی تربیت کا نگران مان لے۔ حضرت بہاؤالدین زکریا فوائد الذکریہ میں لکھتے ہیں کہ سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کی شرائط درج ذیل ہیں:

- شریعت کی پابندی کا عزم۔
- حرام اور مشتابہ چیزوں سے بچنے کا ارادہ۔
- شیخ کی صحبت میں ع آج زی اور اطاعت۔

بیعت سے قبل مرید غسل کرتا ہے، صاف کپڑے پہنتا ہے اور باوضو ہوتا ہے۔ بیعت عام طور پر نماز کے بعد، خاص طور پر نمازِ عصر یا جمعہ کے بعد کی جاتی ہے۔ مرید شیخ کے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھتا ہے، دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دیتا ہے یا کپڑے یا رومال کے ذریعے ہاتھ رکھتا ہے (خاص طور پر غیر محرم عورت کے لیے)۔ کلمات بیعت یہ ہیں کہ مرید کہتا ہے کہ میں آپ کے ہاتھ پر

توبہ نصوح، دین میں اخلاص، رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی، گناہوں سے آج تناب اور نفس کے خلاف مجاہدہ کرنے پر بیعت کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

آن لائن بیعت

آن لائن بیعت کے حوالے سے حضرت سید محمد ضیاء الحسن شاہ سہروردی سجادہ نشین درگاہ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کہتے ہیں کہ "اصل بیعت بالمشافہ افضل اور سنتِ مشائخ ہے، مگر اگر کوئی شخص دور دراز علاقے میں ہو اور آنا ممکن نہ ہو، تو وہ ٹیلی فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے کلماتِ بیعت دہرا سکتا ہے، کیونکہ نیت اور عہدِ قلبی ہی اصل ہے۔[25] پروفیسر ڈاکٹر طاہر ہمایوں سہروردی "بیعت بذریعہ انٹرنیٹ ایک مجازی طریقہ ہے، جو ضرورتاً اختیار کیا جا سکتا ہے، مگر یہ بیعتِ کاملہ اس وقت ہوگی جب مرید اپنے شیخ سے بالمشافہ بھی ملاقات کرے۔[26] مخدوم حسن محمود سہروردی "روحانی بیعت میں دل کی حاضری اور نیت کی صفائی اصل ہے۔ اگر یہ انٹرنیٹ یا موبائل کے ذریعے حاصل ہو جائے تو بیعت معتبر ہے، مگر تربیت کے لیے بالمشافہ صحبت ناگزیر ہے۔"[27] سلسلہ سہروردیہ میں بیعت بالمشافہ اور روحانی بیعت کو اصل طریقہ مانا جاتا ہے۔ آن لائن بیعت ضرورت اور مجبوری کی صورت میں جائز ہے تربیت اور صحبت کے لیے شیخ سے ملاقات ضروری ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کا طریقہ کار

عبدالحکیم شرر، تاریخ مشائخ نقشبندیہ میں لکھتے ہیں سلسلہ نقشبندیہ تصوف کے مشہور اور معتبر سلاسل میں سے ہے، جس کی بنیاد حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ (717ھ–791ھ / 1318ء–1389ء) نے رکھی۔ "نقشبند" کے لغوی معنی ہیں "دل پر نقش کرنے والا"۔ یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ آپؒ ذکرِ الٰہی کو مرید کے قلب میں اس طرح بٹھاتے تھے کہ وہ مٹ نہ سکے۔ یہ سلسلہ اپنی روحانی نسبت حضرت ابو بکر صدیقؓ تک پہنچاتا ہے۔ سند اس طرح بیان کی جاتی ہے: حضرت محمد ﷺ، حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ، حضرت بہاؤالدین نقشبندؒ۔[28] آج سلسلہ نقشبندیہ دنیا کے کئی ممالک میں موجود ہے، جن میں پاکستان، بھارت، ترکی، وسطی ایشیا، انڈونیشیا اور مشرقِ وسطیٰ شامل ہیں۔ اس کے کئی ذیلی سلسلے ہیں جیسے نقشبندیہ مجددیہ اور نقشبندیہ اویسیہ۔[29]

سلسلۂ نقشبندیہ کی روحانی تربیت کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مشائخ نے مریدین کی تزکیہ و تربیت کے لیے چند واضح اصول مقرر کیے ہیں۔ ان اصولوں کو سب سے خوبصورت اور جامع انداز میں شیخ محمد زاہد کوثری نے اپنی کتاب التعریف بسند النقشبندیہ میں بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق سلسلۂ نقشبندیہ کی روحانی تربیت کے بنیادی اصول یہ ہیں:

1. ذکر خفی۔
2. اتباع سنت۔
3. صحبت شیخ
4. خلوت در انجمن
5. توجہ الٰہی۔

یہ پانچ اصول نقشبندیہ کے طریقۂ سلوک کی روح قرار دیے جاتے ہیں۔

روحانی بیعت کا طریقہ کار

مرید نیت کرے کہ وہ اللہ کی رضا، رسول ﷺ کی اطاعت، اور شریعت کی پیروی کے لیے بیعت کر رہا ہے: مرشد اور مرید دائیں ہاتھوں کو ملاتے ہیں (اگر بیعت عورت کرے تو پردے میں یا کسی جائز طریقہ جیسے کپڑے یا پانی کے ذریعے بیعت کی جاتی ہے۔) مجدد الف ثانی اپنی کتاب مکتوبات ربانیہ میں نقشبندی بیعت کا طریقہ لکھتے ہیں اور اس کے کلمات بھی لکھتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔ مرشد بیعت کے کلمات پڑھواتا ہے، مرید ان کو دہراتا ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰه" کہ میں عہد کرتا ہوں کہ میں شرک سے بچے گا، نماز قائم کرے گا، شریعت کی پیروی کرے گا، گناہوں سے بچے گا، اور اپنے مرشد کی جائز باتوں میں اطاعت کرے گا۔ اے اللہ! مجھے اس پر قائم رکھ اور استقامت دے۔[30] اسی طرح ذکرِ خفی کا مختصر طریقہ بھی بیان کرتے ہیں کہ وضو کی حالت میں سیدھا بیٹھے۔ آنکھیں بند کرلے اور زبان کو حرکت نہ دے۔ دل میں اللہ کا ذکر کرے اور دل میں تصورات الٰہی کو جگہ دے۔[31]

آن لائن بیعت کا تصور اور طریقہ کار

سلسلہ نقشبندیہ میں آن لائن بیعت کے بارے میں کوئی حتمی اور متفقہ موقف موجود نہیں ہے۔ روایتی طور پر شیخ کی صحبت اور بالمشافہ بیعت کو ہی اصل روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، بعض جدید علماء حالات کے پیش نظر آن لائن بیعت کو تعلق قائم کرنے کا ایک ذریعہ قرار دیتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ حقیقی صحبت اور تربیت کی اہمیت پر بھی زور دیتے ہیں۔ اس لیے اگرچہ آن لائن بیعت ممکن ہے، لیکن یہ روایتی بیعت کا صحیح متبادل نہیں سمجھا جاتا، جس میں شیخ کی توجہ اور صحبت کا ایک خاص کردار ہوتا ہے۔ تاہم اس سلسلہ کی آن لائن بیعت کے چند ویب سائٹس درج ذیل ہیں:

- Naqshbandi – Sufi Way
- https://naqshbandi-org
- https://sufipathoflove.com

سلسلہ نقشبندیہ میں یہ کچھ ویب سائٹ ہیں جن کے ذریعے آن لائن بیعت کی جاتی ہے لیکن سلسلہ نقشبندی میں بھی زیادہ تر جو کر روحانی بیعت پر ہی دیا جاتا ہے۔

حاصل بحث

مذکورہ تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ سلسلہ چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ اور نقشبندیہ جو کہ برصغیر کے بر سلاسل میں ہیں۔ ان کے ہاں روحانی بیعت اور آن لائن بیعت کے تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بھی سلسلہ آن لائن بیعت کے حق میں نہیں سوائے مجبوری کے تحت۔ جب کوئی مجبوری ہو تو اس صورت میں آن لائن بیعت کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ موجودہ دور میں کئی قادری مشائخ (مثلاً پیر سید سلطان احمد علی) نے آن لائن بیعت کو قبول کیا ہے، بشرطیکہ بیعت کرنے والا رابطہ میں رہے اور ذکر و ارشادات پر عمل کرے۔ بعض معاصر چشتی مشائخ نے رابطہ وسائل کی کمی یا مسافت کے باعث آن لائن بیعت کی اجازت دی، مگر زور دیا کہ شیخ سے مسلسل روحانی رابطہ ضروری ہے۔ بعض موجودہ نقشبندی مشائخ نے آن لائن بیعت کو جائز قرار دیا ہے اگر نیت خالص اور ذکر کی تربیت واضح دی جائے، مگر روایتی طور پر بالمشافہ بیعت کو افضل سمجھا جاتا ہے۔ کم مشائخ نے اسے اپنایا ہے، مگر جدید دور میں بعض سہروردی سجادہ نشینوں نے آن لائن ویڈیو کال کا تصور متعارف کروایا ہے۔ آن لائن بیعت کو ایک سہولت اور رابطہ کے طور پر قبول کیا گیا ہے، لیکن زیادہ تر مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ بالمشافہ بیعت زیادہ مؤثر اور کامل تربیت کا ذریعہ ہے۔

References

[1] Al-Qurʾān, 79:40.
[2] al-Bayhaqī, Aḥmad ibn al-Ḥusayn, *al-Zuhd al-Kabīr* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 2005), 373.
[3] al-Qushayrī, Abū al-Qāsim, *al-Risālah al-Qushayriyyah* (Lahore: Darbār Market, 2009), 38.
[4] ʿAbd al-Qādir, Muḥammad, *al-Fatḥ al-Rabbānī* (Lahore: Taṣawwuf Foundation, 2000), Majlis no. 5, 23.
[5] Al-Qurʾān, 48:10.
[6] al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ* (Riyadh: Dār al-Salām, 1992), 720.
[7] Al-Qurʾān, 48:10.
[8] Al-Qurʾān, 60:12.
[9] al-Bukhārī, *al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth no. 7214.
[10] al-Dihlawī, Shāh Walī Allāh, *Izālat al-Khafāʾ ʿan Khilāfat al-Khulafāʾ*, Urdu trans. Mawlānā ʿAbd al-Shakūr Fārūqī (Karachi: Nūr Muḥammad Kārkhānah Tijārat-i Kutub, 1976), 1:138.
[11] Mīrṭhī, ʿĀshiq Ilāhī, *Tadhkirat al-Rashīd* (Sahānpūr: ʿĀlam Kutub Khānah, 1908), 3:245.
[12] ʿAṭṭār, Farīd al-Dīn, *Safīnat al-Awliyāʾ*, trans. Ḥakīm Saʿīd (Lahore: Dār al-Islām, 1998), 118.
[13] Ibid.
[14] Shāyiq, Khudā Bakhsh, *Tuḥfat al-Ṣafāyā* (ʿAẓīm: Muṭīʿ Qayṣarī, 1888), 117.
[15] Uwaysī, Muḥammad Fayḍ Aḥmad Muftī, *Khuṭbāt-i Uwaysiyyah* (Bahawalpur: Maktabah Uwaysiyyah, 2022), 2:143.
[16] Rūḥānī Nashist (Khānqāh Qādiriyyah Chishtiyyah, Multan, 2023).
[17] al-Jīlānī, ʿAbd al-Qādir, *Fatūḥ al-Ghayb* (Lahore: Maktabah al-Islām, 2014), 13.
[18] Ibid, 21.
[19] Ibid, 125.
[20] Ibid, 11.
[21] ʿAbd al-Qādir, Muḥammad, *al-Fatḥ al-Rabbānī*, Majlis no. 62, 245.
[22] https://www.sultan-bahoo.com, Accessed on 15 October, 2025.
[23] al-Suhrawardī, Shihāb al-Dīn, *ʿAwārif al-Maʿārif* (Lahore: Asrār Printers, 1998), 15.
[24] Lakhnawī, ʿAbd al-Ḥaqq, *Nuzhat al-Khawāṭir* (Deccan: Dāʾirat al-Maʿārif al-ʿUthmāniyyah, 1970), 1:245.
[25] al-Azharī, Karam Shāh, *Khuṭbāt-i Ḍiyāʾ*, 2:188.
[26] Ghous Sewani, *Taṣawwuf aur Jadīd Dunyā* (Multan: Idārah Suhrawardiyyah Research), 203.
[27] *Maqālāt-i Suhrawardiyyah*, 1:88.
[28] Sharar, ʿAbd al-Ḥakīm, *Tārīkh Mashāʾikh Naqshbandiyyah*, 4:208.
[29] Aḥmad, Muḥammad Masʿūd, *Tārīkh Taṣawwuf-i Islām* (Lahore: al-Kitāb, 2007), 3:48.
[30] Mujaddid Alf-i Thānī, *Maktūbāt-i Imām Rabbānī* (Lahore: Malik Shabīr Ḥusayn, 2007), 1:268.
[31] Ibid., 40.